# کارروائی اجلاس امتحانی کمیٹی وفاق المدارس

(منعقدہ ۱۳ جمادی الآخرۃ ۱۴۲۹ھ، بمطابق ۱۸ جون، ۲۰۰۸ء بروز بدھ)

ادارہ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی امتحانی کمیٹی کا اہم اجلاس صدر الوفاق حضرت الشیخ مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ، سربراہ امتحانی کمیٹی مورخہ ۱۳ جمادی الآخرۃ ۱۴۲۹ھ، بمطابق ۱۸ جون، ۲۰۰۸ء بروز بدھ شام پانچ بجے دفتر وفاق میں منعقد ہوا، جس کا لائحہ عمل درج ذیل تھا:

۱-۱۴۲۹ھ کے سالانہ امتحانات سے متعلق انتظامات۔ ۲- امتحانات کے پرچہ جات کی مارکنگ کے لئے ممتحنین کا تقرر۔ ۳- مارکنگ کے لئے رہنما اصول وضع کرنا۔ ۴- دیگر امور باجازت صدر۔

اجلاس کا آغاز مولانا قاضی عبدالرشید صاحب رکن امتحانی کمیٹی کی تلاوت سے ہوا، حضرت صدر الوفاق اور حضرت ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب کے علاوہ امتحانی کمیٹی کے درج ذیل اراکین نے شرکت فرمائی:

۱- حضرت مولانا انوار الحق حقانی صاحب (اکوڑہ خٹک، نوشہرہ)، ۲- حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب (راولپنڈی)، ۳- حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب (ہزارہ ڈویژن)، ۴- حضرت مولانا قاضی محمود الحسن اشرف صاحب (مظفر آباد آزاد کشمیر)، ۵- حضرت مولانا عطاء الرحمٰن صاحب (بنوری ٹاؤن کراچی)، ۶- حضرت مولانا رشید اشرف صاحب (جامعہ دار العلوم کراچی)، ۷- حضرت مولانا سیف الرحمٰن صاحب (حیدر آباد سندھ)، ۸- حضرت مولانا مفتی صلاح الدین صاحب (چمن)، ۹- حضرت مولانا محمد ادریس صاحب (نوشہرو فیروز، سندھ)، ۱۰- حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب (خانیوال)، ۱۱- حضرت مولانا عبداللہ جان صاحب (لورالائی، بلوچستان)، ۱۲- حضرت مولانا ولی خان المظفر صاحب (سیکرٹری صدر الوفاق)، ۱۳- حضرت مولانا عبدالمجید صاحب (ناظم دفتر)۔

اجلاس میں گزشتہ سال ۱۴۲۸ھ کے سالانہ امتحانات کا جائزہ لیتے ہوئے اسے تسلی بخش قرار دیا گیا۔ اجلاس میں مختلف اراکین کی زبانی اور تحریری تجاویز امتحان سے متعلق دیگر آمدہ تجاویز پیش کرتے ہوئے درج ذیل امور طے کئے گئے:

۱- پرچہ بنانے والے حضرات سے اس کا تحریری جواب بھی لکھوایا جانا ضروری ہے۔ ۲- سوالیہ پرچہ معتدل ہو، نہ تو بہت زیادہ سخت اور نہ ہی بہت زیادہ نرم۔ ۳- پرچہ بناتے ہوئے معروف ابحاث اور سوالات پر انحصار نہ کیا جائے، بلکہ بعض سوالات معروف اور بعض غیر معروف ہوں۔ ۴- سوالیہ پرچہ میں استعداد کا اندازہ لگانے کے لئے بھی کوئی مناسب ترتیب ہو۔ ۵- سوالات خارج نصاب نہ ہوں، نیز پورے نصاب سے ہوں، اول سے بھی اوسط سے بھی آخر سے بھی۔ ۶- پرچہ جات میں دور حاضر کے

مسائل بھی نصاب کی روشنی میں شامل کئے جانے چاہییں۔ جیسے خواتین کے متعلق ان کے عملی مسائل (مسائل طہارت، مسائل حجاب، شوہر کے حقوق، عورت کے حقوق وغیرہ)۔ ۷-بنات کے پرچہ میں صرف ایک ہی سوال میں ترکیبی، تشکیل یا اعراب وغیرہ کے سوالات ہوں۔ ۸-سوالات میں نہ بہت زیادہ طوالت ہو نہ اختصار۔ ۹-پرچہ عام فہم ہو اور اس کی زبان سلیس ہو، پرچہ بنانے والے حضرات اپنے مخصوص ایسے الفاظ سے اجتناب کریں جس سے پرچہ بنانے والے کا تشخص ابھرتا ہو۔ ۱۰-پرچہ بنانے والے انتہائی سرسری انداز میں پرچہ بنانے اور اسے ذمہ دار تک پہنچانے کا از خود اہتمام کرائیں۔ کسی دیگر سے ہرگز تعاون نہ لیں۔ ۱۱-پرچہ متعدد حضرات سے بنوایا جائے۔ ۱۲-پرچہ بنانے والا اپنے سوالیہ پرچہ کا حل اس پرچے کے امتحان کے متصل بعد دفتر وفاق کو بھیجے گا۔ ۱۳-تمام ممتحنین اور ممتحنین اعلیٰ کا تقرر امتحانی کمیٹی کی تجویز اور توثیق سے ہوگا۔ اگر ضرورت محسوس ہو تو معروف جامعات ومدارس سے رابطہ کر کے ممتحنین طلب کئے جائیں۔ ۱۴-کشف الدرجات کے فارم پر درج کرچہ نمبروں اور جوابی کاپیوں کے نمبروں میں موافقت ضروری ہے، اس کی نگرانی بھی امتحانی کمیٹی یا اس کے مامور کردہ ذمہ دار افراد کریں گے۔ ۱۵-امتحانی کمیٹی ممتحن مقرر کرتے ہوئے ممتحن کے سابقہ ریکارڈ، اس کے مدرسہ کی تصدیق کو ملحوظ رکھے گی۔ ۱۶-کسی غیر مدرس یا کسی غیر ملحق مدرسہ کے مدرس کو نہ تو ممتحن مقرر کیا جائے گا اور نہ ہی نگران امتحان۔ نیز از خود آنے والے حضرات سے معذرت کردی جائے گی۔ ۱۷-امتحان کے اختتام پر بروز اتوار امتحانی کمیٹی کے جملہ اراکین اور ممتحنین اعلیٰ کو دفتر یا مقررہ مقام پر حاضر ہونا اور امتحانی ورقہ جات کی تفتیش کے لئے مشاورت کرنا ضروری ہے۔ جب کہ ممتحنین کی حاضری اور ان کا کام پیر کی صبح سے شروع ہوگا۔ ۱۸-پوری امتحانی کمیٹی کو امتحان کے پرچہ جات کی چیکنگ کی نگرانی کے لئے ان ایام میں موجود ہونا ضروری ہے۔ ۱۹-ممتحنین اپنا نام پرچہ کے آخر میں لازماً تحریر کریں اور اس کے ساتھ اپنے دستخط بھی، جس کاپی پر ممتحن کا نام یا دستخط نہیں ہوگا، ممتحن اعلیٰ اسے وصول نہ کریں، اور ناظم دفتر اسے ممتحن اعلیٰ سے وصول نہ کرے، بلکہ اسے واپس نام کی تصریح کے لئے بھجوایا جائے۔ ۲۰-پرچہ جات کی تفتیش کے موقع پر ہر رکن کمیٹی کے پاس ممتحنین اعلیٰ اور ممتحنین کی فہرست ہونی چاہیے۔ ۲۱-امتحانی کمیٹی طریقہ تقسیم بنڈل کا وقتاً فوقتاً خود جائزہ لے کر اطمینان حاصل کرے گی۔ ۲۲-امتحانی کمیٹی تمام امتحانی قواعد وضوابط پر اول تا آخر پابندی کا یکساں اہتمام کرائے گی۔ ۲۳-ممتحن اعلیٰ اور ممتحن کے درمیان اختلاف کی صورت میں امتحانی کمیٹی فیصلہ کرے گی، جو حتمی ہوگا۔ ۲۴-ممتحن اعلیٰ جس شخص کو بنایا جائے اس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ تدریس میں ممتاز ہونے کے ساتھ ساتھ کم از کم سات سال تک وفاق کے پرچے چیک کرچکا ہو۔ ۲۵-جن ممتحنین پر گزشتہ سال ممتحن اعلیٰ نے اعتماد کا اظہار کیا ہے، ان کی تشکیل ابھی سے کردی جائے اور ان کو اطلاع بھی کردی جائے (اس کے لئے ایک ذیلی کمیٹی حضرت مولانا ارشاد صاحب کی سربراہی میں بنائی گئی، جس کے اراکین میں مولانا عطاء الرحمٰن صاحب (کراچی)، مولانا رشید اشرف صاحب (کراچی)، مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب (مانسہرہ) ہوں گے، اور یہ دیگر دستیاب اراکین کمیٹی سے حسب ضرورت مشاورت کریں گے۔ ۲۶-امتحانی کمیٹی کے اراکین کی صوابدید پر تین ایسے افراد ہوں جو بوقت ضرورت متبادل ممتحن کے فرائض انجام دے سکیں، تاکہ ہنگامی صورت حال میں پریشانی نہ ہو۔ ۲۷-ہر درجہ کے لئے ایک سے زیادہ ممتحن اعلیٰ ہونے چاہئیں۔ چنانچہ مشاورت سے طے ہوا کہ درجہ عالیہ بنین میں دو

ممتحن اعلیٰ، درجہ عالیہ بنین میں دو، درجہ خاصہ بنین میں بھی دو، عامہ بنین میں دو، درجہ متوسطہ اور دراسات بنین وبنات میں دو، درجہ عالیہ بنات میں دو، عالیہ بنات دو، خاصہ بنات دو، عامہ بنات میں دو ممتحن اعلیٰ ہوں گے۔ ۲۸- گرمی اور لوڈشیڈنگ کی وجہ سے حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری ناظم اعلیٰ وفاق المدارس نے فرمایا کہ ملتان کی سخت ترین گرمی آئندہ کئی سال تک رہے گی، اس لئے اگر متبادل کوئی مناسب جگہ پرچہ جات کی تفتیش کے لئے مقرر کی جائے تو مناسب ہوگا۔ حضرت مولانا ولی خان المظفر صاحب کی تجویز پر اور تمام اراکین امتحانی کمیٹی کی تائید اور صدر الوفاق کی تصویب پر طے ہوا کہ ۱۴۲۹ھ کے امتحانات کے پرچہ جات کی تفتیش جامعہ دارالعلوم کراچی میں ہوگی، پچھلے سال بھی یہ تجویز زیر بحث آئی تھی، اس موقع پر رئیس جامعہ دارالعلوم کراچی حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب ممبر مجلس عاملہ نے رضامندی کا اظہار فرمایا۔ ۲۹- ہر ممتحن کو لکھے جانے والے خط میں تاکید کی جائے کہ وہ مطلوبہ ایام کے لئے تیار ہو کر آئیں اور اسے امتحانی کام سے فراغت سے پہلے جانے کی اجازت نہ ہوگی۔ بغیر کسی شدید معقول عذر کے درمیان میں چلے جانے والے ممتحنین کو آئندہ مسترد کر دیا جائے گا۔ ۳۰- سوالیہ پرچہ جات کے لئے امتحانی کمیٹی کے اراکین سے بھی حسب ضرورت مشاورت کر لی جائے، نیز متعدد اور معروف اداروں کے ممتاز اساتذہ سے استفادہ کر لیا جائے۔ ۳۱- جس درجہ کا ممتحن اعلیٰ بنایا جائے، اس نے اس درجہ کے اہم اور اکثر اسباق متعدد مرتبہ پڑھائے ہوں اور امتحانی کمیٹی اور صدر الوفاق کے ہاں بھی وہ قابل اعتماد ہو۔ ۳۲- ممتحن اعلیٰ ہر بنڈل سے متعدد پرچے بنظر غائر دیکھیں، کہیں صحیح پر غلط، اور غلط پر صحیح کا نشان تو نہیں، نیز اجزاء کے نمبرات، اجزاء کے معیار کے مطابق ہیں یا نہیں؟ ۳۳- ممتحنین حضرات اور ممتحنین اعلیٰ کے جو ہدایات اور اصول ضوابط ہیں، ان کا ایک ایک پرچہ ان تمام حضرات کو دیا جائے گا، تاکہ وہ اس کو پڑھ کر مستحضر کر لیں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ ۳۴- جس جوابی کاپی کے نمبرات سینتیس نمبر تک پہنچ رہے ہوں یا نوے سے ننانوے تک پہنچ رہے ہوں، ممتحن حضرات ایسی کاپیوں کو دوبارہ بنظرِ غائر دیکھیں کہ مستحق اپنے حق سے محروم نہ ہو اور غیر مستحق اپنے حق سے آگے نہ نکل جائے۔ ۳۵- ممتحنین اعلیٰ اور امتحانی کمیٹی کے اراکین کو رہائش کے مقام سے علیحدہ دو بڑے کمرے دیئے جائیں، تاکہ وہ با آسانی مشاورت جاری رکھ سکیں۔ ۳۶- امتحانی کمیٹی پورے امتحانی عمل کی نگرانی کرے گی، اس کے لئے ذمہ داریوں کو تقسیم بھی کیا جا سکتا ہے۔ امتحانی کمیٹی کا چوبیس گھنٹے میں ایک مرتبہ جائزہ اجلاس ہوگا، دو بار ممتحنین حضرات کے پاس گشت اور پرچوں کی چیکنگ کا جائزہ لے گی اور دن میں ایک مرتبہ ممتحنین اعلیٰ کے کام کا بھی جائزہ لے گی۔ ۳۷- پوزیشن متعین کرنے کے لئے اگرچہ آخری دس پرچوں پر نظر ثانی نہ ہوگی (حسب فیصلہ مجلس عاملہ) البتہ امتحانی کمیٹی ان پرچوں کا اس نظر سے جائزہ لے گی کہ ممتحن کے درج کردہ نمبروں کا میزان صحیح ہے، اسی طرح کشف الدرجات پر نمبروں کا اندراج درست ہے۔ اگر اس عمل میں کوئی غلطی ہو تو امتحانی کمیٹی کا رکن اس کی تصحیح کرنے کا مجاز ہوگا۔ ۳۸- طالب علم جس پرچہ پر نظر ثانی کرائے گا، نظر ثانی میں اگر نمبر مزید کم ہو جائیں تو سابقہ نمبر بحال رکھے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس عظیم کام کو بہتر سے بہتر بنائے اور تمام کاموں میں ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

اجلاس حضرت صدر الوفاق دامت برکاتہم کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ ☆......☆